



لجد امام اللہ جرمی کا ترجمان

خدمہ

جرائمی

مدیرہ: صبیحہ محمد

شمارہ نمبر: 7

ماہ تجویز: 1394 ہجری شمسی، برابر ستمبر 2015ء

جلد نمبر 17

زیر نگرانی: نیشنل مدریجہ امام اللہ جرمی: محترمہ امانتہ اگی احمد صاحب، سیکرٹری اشاعت: محترمہ فوزیہ بشری صاحبہ، معاونہ: محمودہ احمد صاحبہ، تقیقہ چیمہ صاحبہ، درشین احمد صاحبہ۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سننا کہ جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور پھر شہوںی بات نہ کی اور نہ احکام الہی کی نافرمانی کی تو وہ ایسا ہی (پاک ہو کر) لوئے گا؛ جیسا اس دن (پاک) تھا؛ جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا۔
(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الحج باب فضل الحج المبرور، صفحہ 176 حدیث نمبر 1521)

نظارت اشاعت صدر اخراجین احمد یروہ پاکستان

القرآن الحکیم

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ طَفِيلًا فَإِذَا آفَضْتُمْ مِنْ عَرْفٍ
فَأُذْكُرُوا اللَّهُ عِنْدَ الْمَسْعَرِ الْحَرامِ

(سورة البقرہ: 199)

تم پر کوئی گناہ تو نہیں کہ تم اپنے رب سے نصلی چاہو۔ پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مسیر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔
(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”... حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیڑ کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ مند سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ، نہ عزیزاً و قارب سے جدائی کا فکر ہو جیسے عاشق اور حبّ۔ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔۔۔ اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اُتار کر فروختی اور اکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔“

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:-

”اگر دو دیں شامل دعا اللہم صلی علی مُحَمَّدٍ وَعَلَی الٰی مُحَمَّدٍ کی دعا میں حصہ دار بنتا ہے اور حقیقی عید منا نے والا بنتا ہے تو وہ تقویٰ پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ وہ تقویٰ پیدا کرو جو آخری اور کامل شریعت لانے والے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے، فرماتا ہے کہ تمہاری قربانیوں کی ظاہری شکل کوئی نتیجہ نہیں پیدا کریں بلکہ وہ روح نتیجہ پیدا کریں ہے جس کے ساتھ قربانی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یاد رکو کہ تقویٰ کے بغیر نہ اس قربانی کی روح پیدا ہو سکتی ہے، نہ ہی تقویٰ کے بغیر اس قربانی کا مقصد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر فرمادیا کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچت۔ فرمایا و لکن یَنَّالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ۔ لیکن تمہارے دلوں کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ یہ قربانیاں جو کسی بھی صورت میں ہوں، یہ تمہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ لیکن اس صورت میں جب یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے خالصہ اُس کی بڑائی بیان کرنے سے، اُس کی عبادت کرنے سے۔ جو احکام اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں اُن پر عمل کرنے سے۔ قرآن کریم میں جو حکم ہیں اُن پر عمل کرنے سے۔ اسلام کی جور و جذبے اُس کو حاصل کرنے سے۔ اگر تم اس موقع کے ساتھ یہ قربانی کر رہے ہو تو تمہیں بشارت ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔ احسان کرنے والوں میں شمار ہو گے، ہدایت پانے والوں میں شمار ہو گے۔ اُن انعامات کو حاصل کرنے والے بن جاؤ گے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے مقرر ہیں۔“ (افضل امیر 3 تا 19 اکتوبر 2014ء صفحہ 2۔ خطبہ عید الاضحیہ 16 اکتوبر 2013ء)

احترام پایا جائے۔ مگر ان سب باتوں کو حاصل کرنے کے لئے سب سے بیادی بات اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا ہے۔ نکاح کے وقت جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے ان میں 5 مرتبہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ہے کیونکہ ہر رشتہ کو بخوبی بھانے کے لئے تقویٰ لازمی شرط ہے۔ تو اسی طرح اگلے مرحلہ پر والدین اور بچوں کے باہمی

”نہ آے ان کے گھر تک رعب دجال“

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں والدین اور بچوں کا باہم تعلق کیسا ہونا چاہئے؟ تقریر کر مہم عطیہ نور احمد حبیش صاحبہ نیشنل سیکرٹری تبلیغ امام اللہ جرمی

بر موقع جلسہ سالانہ جرمی (مستورات) 2015ء

أشهدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَحْمَنُ رَحِيمٌ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ

تعاقات میں بھی تقویٰ بیادی ضرورت ہے اور دعا وہ اہم ہتھیار ہے جس سے ہم اللہ تعالیٰ سے اس تعلق کو خوبصورتی سے بھانے کے لئے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں ایک بہت پیاری دعا سکھائی ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَذْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتَنَا قُرْةً أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَقْيِنَ إِمَاماً ۝ ”اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرو ہمیں متقيوں کا امام بنا دے۔“ (سورۃ الفرقان، آیت 75)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماؤے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ (یعنی انسان) فتن و فجور کی زندگی گزارنے سے ہمیں حقیقی سکون حاصل ہو سکتا ہے۔ ہم سکون میں ہوں گے تو ہمارا گھر بھی کیا ہے جس کے مطابق زندگی گزارنے سے ہمیں حقیقی سکون حاصل ہو سکتا ہے۔ ہم سکون میں ہوں گے تو ہمارا گھر بھی ہو گا، اور گھر سکون والا ہو گا تو معاشرے میں بھی سکون ہو گا کیونکہ گھر معاشرے کی بیادی اکائی ہوتا ہے۔“ اور یہ گھر کا سکون تب ہی قائم ہو سکتا ہے جب گھر کے افراد کے آپس کے تعاقبات میں پیار و محبت اور اعتماد ہو اور باہمی بھی ہو گا۔ اس سے گویا تھی ہونے کی بھی دعا ہے۔“ (الحمد جلد 5 نمبر 35 مورخ 24 ستمبر 1901ء)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَذْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتَنَا قُرْةً أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَقْيِنَ إِمَاماً ۝ (25:75)

والدین اور بچوں کا رشتہ ایک انتہائی خوبصورت اور معاشرے کے لئے بہت اہم رشتہ ہے۔ اس کا آغاز تب سے ہی ہوتا ہے جب ایک مرد اور عورت نکاح کے پاکیزہ بندھن میں جڑ کر ایک نئے گھر کی بندیدار کھتے ہیں۔ آنکھوں میں ایک خوبصورت مستقبل کے خواب لئے ہوئے میاں بیوی اپنی مشترکہ زندگی کا آغاز کرتے ہیں، اپنے خیالوں میں ایک جنت نظیر گھر کا تصور ہوتا ہے جس میں سب گھروالے، بڑے اور چھوٹے، باہر کی دنیا کی بھاگ دوڑ سے تھک ہار کر لوٹیں تو آرام اور سکون والا ماحول پائیں۔ میقیناً یہی خیالات اور نظارے ہر نئے جوڑے کے دل میں ہوتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان کو حقیقت کیسے بنا یا جاسکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے رسول ﷺ پر قرآن کریم نازل کر کے ایک مکمل ضابطہ حیات اور نگرانی کا حکم دیا ہے۔

”...ہدایت اور تربیتِ حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر پیچھوں کو روکنا اور لوگوں کا نیا نظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے...“ فرمایا ”ہم تو اپنے پیچھوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں اور پھر ان پر ابھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تمہارا ہو گا۔ وقت پر سرپرہ جائے گا۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 309، ایڈیشن 2008ء)

اسی طرح ایک اور جگہ آپ نے فرمایا: ”میرے نزدیک پیوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا مذاہج مارنے والا ہدایت اور روپیت میں اپنے قیمت حصہ دار بناتا چاہتا ہے۔“ فرمایا ”... جس طرح اور جس قدر زیاد ہے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور پیچھوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حرب ٹھہرالیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو پیچھوں کے حق میں خاص قول بخشنا گیا ہے۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 309-308، ایڈیشن 2008ء)

پیاری بہنو! ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمانے کے امام، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانے کی توپیت عطا کی جس کے ذریعے سے ہمیں حقیقی اسلامی تعلیمات کا علم حاصل ہوا اور جس سے ہم نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کا کامل نمونہ اور صحیح نفع پایا ہے۔ آپ کے پیچھوں سے شفقت اور پیار والے برخات اور تعلق سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ آپ ہمیشہ پیچھوں کی دلداری کا خیال رکھتے، پیچھوں کی باتوں سے اکتائے نہ تھے اور دینی معاملات میں بھی پیچھوں کے سوالات کو بھی اہمیت دیتے تھے۔ پس ہمیں بھی چاہئے کہ ہم پیچھوں کی جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کی ذاتی صلاحیتوں کو جاگ کریں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ والدین اور پیچھوں کا آپس میں تبادلہ خیالات ہو کرے۔

خاص طور پر آج کل کے زمانے اور ماحول میں جہاں پیچھوں کو ایک غیر اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے ہر روز گھر سے باہر ایک جہاد کرنا پڑتا ہے، وہاں لازمی ہے کہ گھر میں والدین کے ساتھ ایسا تعلق ہو کہ بچے ان سے ہر بات پوچھ سکیں اور ہر بات share اور سکس کر سکیں۔ اس کے لئے والدین کو چاہئے کہ پیچھوں کی بات تخلی سے سنبھالنے کے لئے سکھایا ہے۔ ہم جس زمانے میں رہتے ہیں اس میں دجالی طاقتیں بدانتی پھیلانے کے لئے بھر پور کوششیں کر رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے والدین اور پیچھوں کے باہمی تعلق میں بھی بسا اوقات مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس سے بچے کا ذریعہ صرف اور صرف یہ ہے کہ تقویٰ کی راہ پر چلتے ہوئے اور عبادت کے بلند معیار قائم کر کے اس رشتہ کو حسین بنیا جائے اور رب ہی یہ ہر قسم کے دجالی فتنوں سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔ جس گھر میں صحیح سویرے والدین اور بچے باجماعت اللہ کے حضور مسیح ریز ہوں اور جس گھر میں فجر کے وقت والدین اور پیچھوں کی تلاوت کرنے کی آواز گونجتی ہے اس گھر کے قریب بھی دجال نہیں پھلتا۔

گھر میں ایسا ماحول بنانے کے لئے سب سے پہلے تو والدین کے عملی نمونے کی ضرورت ہے۔ جہاں والدین حقوق اللہ ادا کرنے کی کوشش میں عبادت کے بلند معیار قائم کرنے کی سعی کریں گے وہاں حقوق العباد کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور حقوق العباد میں اقرباء سے حسن سلوک سرفہرست ہے۔ اولاد سے حسن سلوک کے بارہ میں ہمیں اسلامی تعلیمات میں بہت واضح اور تفصیلی ہدایات ملتی ہیں۔ ان پر اگر شروع سے عمل کیا جائے تو والدین اور پیچھوں کے باہمی تعلق کی مضبوط بنیاد بن جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کے ارشادات مبارکہ اور آپ ﷺ کا اسوہ حسنة ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنے پیچھوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 راپریل 2015ء، بحوالہ الفضل انٹریشنل، 15 مئی 2015ء)

جیسا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نبصہ العزیز کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے، آج کل کے حالات میں والدین اور پیاری بہنو! کتنی جامع اور پر حکمت صحت ہے یہ! آئیں اب اس کی خوبصورت عملی شکل کی ایک مثال بھی ہم سنتے ہیں: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ”... حضرت فاطمہؓ جب کبھی حضورؐ سے ملنے آئیں تو حضورؐ کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کے ہاتھ کو کپڑا کر چوتے۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بھاتتے۔ اسی طرح جب حضورؐ نے کے لئے فاطمہؓ کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتی۔ حضورؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بیٹھاتیں۔“ (ابوداؤ کتاب الادب باب فی القیام، حدیثۃ الصالحین، صفحہ 416 ایڈیشن 2003ء)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 1997ء، بحوالہ الفضل انٹریشنل، 8 اگست 1997ء)

معزز سامعین! جہاں والدین اس طرح سے دعائیں اور فکر سے اپنے پیچھوں کے ساتھ ایک اچھا تعلق قائم کرنے کی

لمسج الخاتم ایدہ اللہ تعالیٰ نبصہ العزیز نے اس قرآنی دعا کے حوالے سے فرمایا: ”یہ جامع دعا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک بناء، ایک دوسرا کے لئے بھی اور اپنی اولاد میں سے بھی ایسی اولاد ہمیں عطا کر جو آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اور جب اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھاتا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک مانگو تو اللہ تعالیٰ کے ان لا محمد و فضلوں کی دعائی گئی ہے جس کا علم انسان کو نہیں، خدا تعالیٰ کو ہے جس کا انسان احاطہ ہی نہیں کر سکتا۔“

فرمایا ”یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا کر ہمیں ہر وقت اس اہم کام کی طرف توجہ دلائی ہے جو اس کی رضا حاصل کرنے کا نہ صرف ہماری ذات کے لئے ذریعہ بنے بلکہ آئندہ نسلیں بھی اس راستے پر چلنے والی ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنیں۔ وَاجْعَلْنَا لِلنَّٰفِقِينَ إِمَامًا كہہ کر یہ بتا دیا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک تبھی ہو سکتی ہے جب تم بھی اور تمہاری اولاد میں بھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے۔ اگر تمہارے اپنے فعل ایسے نہیں جو تقویٰ کا اظہار کرتے ہوں تو اپنے دائرہ میں مقیموں کے امام بھی نہیں بن سکتے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا اس دعا کے ساتھ ہم آپس میں حقوق کی ادائیگی کے لئے تقویٰ پر جمل رہے ہیں؟ اپنے پیچھوں کی تربیت کے لئے ان شرائط کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انہیں تقویٰ پر چلانے والی ہوں۔ اگر گھر یلو سٹ پر بھی میاں بیوی تقویٰ کی را ہوں پر قدم نہیں مار رہے تو اولاد کے حق میں اپنی دعائیں کی قبولیت کے نشان کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔ پھر اگر تقویٰ مخفود ہے تو خلافت اور جماعت کی برکات سے کس طرح فیض پاسکتے ہیں۔ خلافت کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کی شرط رکھی ہوئی ہے۔ اگر تقویٰ نہیں تو اعمال صالحہ کیسے ہو سکتے ہیں یا اگر اعمال صالحہ نہیں تو تقویٰ نہیں تو نہیں ہی ایک دوسرا کے لئے قرۃ العین بن سکتے ہیں، نہیں اولاد قرۃ العین بن سکتی ہے۔ پس اولاد کو بھی قرۃ العین بنانے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے لئے، اپنی حالتوں اور اپنی عبادتوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2008ء، الفضل انٹریشنل 5 دسمبر 2008ء)

سامعین کرام! یہ ہے وہ اصل گرجو سلام نے والدین اور پیچھوں کا ہمی تعلق خوبصورت اور پسکون بنانے کے لئے سکھایا ہے۔ ہم جس زمانے میں رہتے ہیں اس میں دجالی طاقتیں بدانتی پھیلانے کے لئے بھر پور کوششیں کر رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے والدین اور پیچھوں کے باہمی تعلق میں بھی بسا اوقات مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس سے بچے کا ذریعہ صرف اور صرف یہ ہے کہ تقویٰ کی راہ پر چلتے ہوئے اور عبادت کے بلند معیار قائم کر کے اس رشتہ کو حسین بنیا جائے اور رب ہی یہ ہر قسم کے دجالی فتنوں سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔ جس گھر میں صحیح سویرے والدین اور بچے سے اور جماعت اللہ کے حضور مسیح ریز ہوں اور جس گھر میں فجر کے وقت والدین اور پیچھوں کی تلاوت کرنے کی آواز گونجتی ہے اس گھر کے قریب بھی دجال نہیں پھلتا۔

گھر میں ایسا ماحول بنانے کے لئے سب سے پہلے تو والدین کے عملی نمونے کی ضرورت ہے۔ جہاں والدین حقوق اللہ ادا کرنے کی کوشش میں عبادت کے بلند معیار قائم کرنے کی سعی کریں گے وہاں حقوق العباد کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور حقوق العباد میں اقرباء سے حسن سلوک سرفہرست ہے۔ اولاد سے حسن سلوک کے بارہ میں ہمیں اسلامی تعلیمات میں بہت واضح اور تفصیلی ہدایات ملتی ہیں۔ ان پر اگر شروع سے عمل کیا جائے تو والدین اور پیچھوں کے باہمی تعلق کی تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتی۔ حضورؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بیٹھاتیں۔“ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنے پیچھوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔“

(امن مجہ ابواب الادب باب بر الولد، حدیثۃ الصالحین، صفحہ 416 ایڈیشن 2003ء)

پیاری بہنو! کتنی جامع اور پر حکمت صحت ہے یہ! آئیں اب اس کی خوبصورت عملی شکل کی ایک مثال بھی ہم سنتے ہیں: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ”... حضرت فاطمہؓ جب کبھی حضورؐ سے ملنے آئیں تو حضورؐ کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کے ہاتھ کو کپڑا کر چوتے۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بھاتتے۔ اسی طرح جب حضورؐ نے کے لئے فاطمہؓ کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتی۔ حضورؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بیٹھاتیں۔“ (ابوداؤ کتاب الادب باب فی القیام، حدیثۃ الصالحین، صفحہ 416 ایڈیشن 2003ء)

کتنا خوبصورت اور لکش نظارہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔ سرور کائنات، خاتم الانبیاء ﷺ نے والد کا ایک بیٹی سے عزت و احترام اور محبت بھرے سلوک کی کیا خوبصورت مثال قائم کی۔ اللہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اَلْمُحَمَّدِ! اسی طرح کی مثالیں ملتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پیچھوں کے ساتھ کیا محبت اور شفقت اور عزت کا سلوک فرماتے اور اسی کے نتیجے میں بچے بھی آپ ﷺ پر جان چھڑتے۔ یہ وہ بیانیات سبق ہے جو کسی بھی رشتے کی خوبصورتی کے لئے لازم ہے کہ انسان پہلے خود حسن سلوک سے پیش آئے تو پھر دوسروں سے حسن سلوک کی توقع رکھ سکتا ہے۔

معزز سامعین! والدین اور پیچھوں کے تعلق میں بعض دفعہ اس لئے بھی مسائل پیدا ہوتے ہیں کیونکہ والدین اس فکر سے کچھ کی تربیت میں کہیں کوئی کسی نہ رہ جائے بسا اوقات سخت اختیار کرتے ہیں اور جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر پہنچ دیتے ہیں اور بچی ڈانٹ دیتے ہیں اور بیہاں تک کے بچوں کو مارتے بھی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں وہ بد تیزی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بچے ایک عمر کو پہنچ کے آزاد ہیں۔ تو یہ تعلیم جو ماں باپ کا احترام نہیں سکھاتی یا یہ آزادی جو یہاں بچوں کو ہے، جو حفظ مراتب کا خیال نہیں رکھتی، یا ماں باپ کی عزت قائم نہیں کرتی، یہ تعلیم اور ترقی نہیں ہے بلکہ یہ چہالت ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے جو خوبصورت تعلیم ہے کہ ماں باپ سے احسان کا سلوک کرو، اُن کی عزت کرو، اُن کو اُف تک نہ کرو۔ یا ماں باپ کا احترام قائم کرتی ہے۔ ماں باپ کے احسانوں کا بدلہ احسان سے اتارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا عمل کرو جو بہترین ہو، ورنہ ماں باپ کے احسان کا بدلہ تو آخرت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اتارہی نہیں سکتے۔ اس احسان کے بدلتے کے لئے بچوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوبصورت تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدین کے لئے یہ بھی دعا کرو۔ رَبِّ ازْ حَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنَى صَغِيرًا۔ (بی اسرائیل: 25)

کہاے میرے رب! ان پر حرم فرماء۔ جس طرح یہ لوگ میرے بچپن میں مجھ پر حرم کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے حرم کرتے ہوئے میری پرورش کی تھی۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) پس یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو اسلام ایک مسلمان کا اپنے والدین سے حسن سلوک کے پارے میں سکھاتا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ معیار ہے جو ایک مسلمان کا اپنے والدین کے لئے ہونا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 رجب الائی 2013ء، بحوالہ الفضل انٹرنشنل 16 اگست 2013ء)

پیاری بہنو! تو یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے چند پہلو ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے والدین اور بچوں کا انتہائی خوبصورت اور محبت بھرا ہی تعلق قائم ہو سکتا ہے جس کے نتیجے میں والدین اور بچے زندگی کے سفر میں آنے والے ہر مرحلے کو آسانی سے طے کر پاتے ہیں۔ چاہے وہ بھولے بچپن کا زمانہ ہو یا نوجوانی کے مشکل ایام، چاہے وہ تعلیم کے حوالے سے فیصلے ہوں یا بچوں کے رشتے طے کرنے کے نازک امور۔ جب والدین اور بچے تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھیں گے تو زندگی کے ہر مقام پر وہ اپنے لئے آسانیاں پائیں گے اور کبھی مشکلات بھی آئیں تو ان کا مضبوطی سے سامنا کر سکیں گے۔ اور اس طرح سے والدین اور بچوں کے خوبصورت اور پرسکون پاہم تعلق سے ایک جنت نظری گھربنے کا جس کی خوبیوں پہلی کرتام معاشرے کو معطر کر دے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہ کر اسلامی تعلیمات کو صحیح طرح سے سمجھنے والے ہوں اور ان پر عمل کر کے اپنے گھروں کو جنت نظری پناہیں آئیں۔

☆.....☆.....☆.....☆

فریکفرٹ نے حاصل کیا، ان کی 93 ممبرات نے مقابلہ برائے نمائش میں حصہ لیا۔ جبکہ گز شستہ سال یہ تعداد 59 تھی۔ اس تعداد میں بھی 34 کا اضافہ ہوا۔

رپورٹ نیشنل مینا بازار و سپورٹس
ایونٹ 2015ء، لجنہ امامہ اللہ جرمی

﴿ منتقدہ موخر 25 رجب الائی 2015ء ﴾

لجنہ میں صحت مندانہ اور تفریجی سرگرمیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیشنل شعبہ صحت جسمانی اور شعبہ صنعت و حرف کے باہمی تعاون سے مینا بازار اور سپورٹس ایونٹ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جرمی بھر سے 2503 کی تعداد میں جنمہ ممبرات و ناصرات نے شرکت کی۔ الحمد للہ!

پروگرام کے مطابق جرمی میں موسم گرم کی تعطیلات کے آغاز میں ہی موخر 25 رجب الائی کو بیت السیوح سینٹر سے قریبی شہر Kalbach کے وسیع و عریض جدید سہولیات سے آرائتھ خوبصورت سپورٹس ہال میں مینا بازار سپورٹس ایونٹ منعقد کیا گیا۔ جس میں فوڈ سٹریٹ کے علاوہ لیڈیز اور بچگانہ ملبوسات، کوٹوں، مہندی اور جیولری کے شائز وغیرہ، دلچسپ کھلیلیں، میچز، فن پروگرام، ناصرات اور بچوں کی کھلیلیں، طبی ماہرین کے لیکچرز یوگا، مساج، دفاعی حفاظتی کورس اور ابتدائی امداد کے باہر میں معلومات دی گئیں اور ایک سینکڑہ بیانڈ بazar بھی لگایا گیا۔ یہ امر اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے کہ اس مینا بازار سے حاصل ہونے والی تمام تر آمدنی "بحمد اللہ" بیت العافیت کی مد میں ادا کی گئی۔

پروگرام کا آغاز: ۱۵ اگست ۲۰۱۵ء، بیانڈ پر مکملہ نیشنل صدر امامہ اللہ جرمی کی سورة النساء کی منتخب آیات کی تلاوت سے ہوا۔ اردو، جرمن ترجمہ اور حدیث بنوی ﷺ اور عہد کے بعد ممبرات و ناصرات کے گروپ نے دعائیہ نظمیں اور ترانے ترجم سے پیش کئے۔ بعد ازاں مکملہ نیشنل صدر صاحبہ نے ممبرات و ناصرات سے

کوشش کریں گے اور گھر میں ایک خوبصورت روحانی ماحول بنا کر اپنے بچوں کے حقوق ادا کر رہے ہوں گے وہاں بچوں کے لئے بھی لازم ہے کہ وہ اپنے والدین کے حقوق بھی ادا کریں۔ تب یہ خوبصورت ماحول قائم رہ سکتا ہے۔ اور یہ حقوق کیا ہیں؟ اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں بڑی تاکید فرمائی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکیں۔ یا شرک کی تعلیم دیں۔ اس کے علاوہ ہر بات میں ان کی اطاعت کا حکم ہے۔ اور یہ حکم اس لئے ہے کہ جو خدمت انہوں نے بچپن میں ہماری کی ہے اس کا بدلہ تو ہم نہیں اتار سکتے۔ اس لئے یہ حکم ہے کہ ان کی خدمت کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پر حرم فرمائے اور بڑھاپے کی اس عمر میں بھی ان کو ہماری طرف سے کسی قسم کا کبھی کوئی دکھنے پہنچے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچ یا وہ دونوں ہی تو انہیں اُفت تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پہر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر حرم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔"

اس آیت میں سب سے پہلے یہ بات بیان فرمائی کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرو... اور پھر یہ کہ اس کی عبادت کر کے اور اس کا شکر ادا کر کے تم اس کے فضلوں کے وارث ٹھہر گے اور سب سے بڑا فضل جو اس نے ہم پر کیا وہ یہ ہے کہ تمہیں ماں باپ دیئے جنہوں نے تمہاری پرورش کی، بچپن میں تمہاری بے اہانتہ خدمت کی، راتوں کو جاگ جاگ کر تمہیں اپنے سینے سے لگایا۔ تمہاری پیاری اور بے چینی میں تمہاری ماں نے بے چینی اور کرب کی راتیں گزاریں، اپنی نیندوں کو قربان کیا، تمہاری گندگوں کو صاف کیا۔ غرض کوں ہی خدمت اور قربانی ہے جو تمہاری ماں نے تمہارے لئے نہیں کی۔ "فرمایا" اُفت نہ کرنے کا مطلب یہی ہے کہ تمہاری مرضی کی بات نہ ہو بلکہ تمہارے خلاف بات ہوت بھی تم نے اُفت نہیں کرنا۔ اگر ماں باپ ہر وقت پیار کرتے رہیں، ہر بات مانیں، ہر وقت تمہاری بلا کمی لیتے رہیں، لاڈیار کرتے رہیں پھر تو ظاہر ہے کوئی اُفت نہیں کرتا۔ فرمایا کہ تمہاری مرضی کے خلاف باتیں ہوں تب بھی نرمی سے، عزت سے، احترام سے پیش آتا ہے۔ اور نہ صرف نرمی اور عزت و احترام سے پیش آتا ہے بلکہ ان کی خدمت بھی کرنی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 رجب الائی 2004ء، بحوالہ الفضل انٹرنشنل 12 مارچ 2004ء)

سامعین کرام! جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں اس میں ایک افسوس ناک امر یہ بھی ہے کہ والدین کے احترام میں کی آگئی ہے اور یہ والدین اور بچوں کے باہم تعلق اور گھر کے ماحول کو منفی طور پر متاثر کر رہا ہے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "یہاں بھی اس ملک میں بھی آزادی کے نام پر وہ بچے جو

بسم اللہ الرحمن الرحيم

رپورٹ پانچواں نیشنل مقابلہ اشیاء برائے نمائش 22 رجب الائی 2015ء

رپورٹ نیشنل مینا بازار و سپورٹس ایونٹ 25 رجب الائی 2015ء

رپورٹ سیمینار شعبہ رشتہ ناطہ 15 اگست 2015ء لجنہ امامہ اللہ جرمی

رپورٹ پانچواں نیشنل مقابلہ اشیاء

برائے نمائش 2015ء

﴿ منقدہ موخر 22 رجب الائی 2015ء، مقام بیت

السبوح سینٹر فریکفرٹ ﴾

محض اللہ تعالیٰ کے نفل سے موخر 22 رجب الائی بروز بذہ بمقام بیت السبوح سینٹر فریکفرٹ میں نیشنل شعبہ صنعت و

حرفت کے زیر اعتماد پانچ ہیں سالانہ دستکاری مقابلہ اشیاء برائے نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ اس مقابلہ کے انعقاد کا بنیادی مقصد جنمہ ممبرات کو ہر سیکھنے کی طرف ترغیب دلانا اور مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے بہترین ٹینکٹ کی حوصلہ افزائی تھا۔

پروگرام کی کارروائی کا آغاز مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم مع ترجیح سے ہوا۔ بعد ازاں نیشنل سیکڑی صاحبہ صنعت و حرف نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ:

اممال کے آغاز میں شعبہ ہذا کے تحت جرمی بھر کی بجنات میں سلاٹی، ڈرائینگ، اونی کام اور کروشیہ کے 4 مقابلہ جات بھجوائے گئے تھے۔ ان مقابلہ جات میں 13 ریتھن اور 30 سیٹر کے کل 293 حصہ مجلس میں سے خدیجہ اور عائشہ گروپ کی 256 ممبرات نے حصہ لیا۔ جبکہ گز شستہ سال یہ تعداد 184 تھی۔ یعنی مقابلہ برائے اشیاء نمائش میں حصہ لینے والی 72 ممبرات کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ۔

اممال اشیاء نمائش برائے مقابلہ میں بالترتیب مقابلہ سلاٹی میں 118، اونی کام میں 47، کروشیہ میں 28 اور ڈرائینگ کے مقابلہ میں 49 ممبرات نے حصہ لیا۔ جبکہ 14 ممبرات نے شعبہ ہذا کے دینے گئے نصاب کے علاوہ مقابلہ کی اشیاء بنا کر مرکز ارسال کیں۔

اممال مقابلہ کی اشیاء تیار کرنے میں تمام ممبرات نے جوش و خروش سے حصہ لیا اور انہی کی خوبصورت، معیاری احمد اللہ! امسال مقابلہ کی اشیاء تیار کرنے میں تمام ممبرات نے جوش و خروش سے حصہ لیا اور انہی کی خوبصورت، معیاری اور فراست سے بھی ہوئی اشیاء مرکز ارسال کیں۔ میٹری میں نایاں کار کردگی کے لحاظ سے امسال بھی بہترین نئی کا اعزاز

شعبہ جات میں اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف تھیں۔
اس میانا بازار اور سپورٹس ایونٹ کیلئے مکرم و محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ اور ان کی ٹیم نے تیاری سے لیکر وائے پاپ کے تمام مراحل میں بھر پور تعاون کیا۔ نیشنل سیکرٹری ضیافت اور ان کی ٹیم کے تعاون کی بھی مشکور ہیں، نیز وہ تمام کاروباری حضرات جنہوں نے اس میانا بازار کے موقعہ پر اپنے عطیہ جات دیے۔ خدا تعالیٰ ہماری تھی کا وشوں کو بار آور کرے اور جملہ کا رکنا و کارکنا کو ہترین جزاً خیر سے فوازے۔ آمین

☆.....☆

رپورٹ سیمینار شعبہ رشتہ ناظمہ

﴿ منعقدہ مؤرخہ 15 اگست 2015ء، مقام بیت الشکور گروں گیرا۔ ﴾

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مؤرخہ 15 اگست کو جماعتی شعبہ رشتہ ناظمہ اور نیشنل شعبہ تربیت جماعت امام اللہ کے باہمی تعاون سے بیت الشکور گروں گیرا میں نیشنل سٹھ پر کامیاب تربیتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں شاملین کی گل حاضری 100 رہی۔ (الحمد للہ)

اس تربیتی سیمینار کے انعقاد کا نیبادی مقصد یہ تھا کہ نوجوان بچیوں کو شادی شدہ زندگی میں قدم رکھنے سے قبل قرآن و حدیث اور ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلہ کی روشنی میں شادی کی اہمیت اور مقاصد بیان کئے جائیں اور ان کی نئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کروائی جائے۔ اس غرض کیلئے سیمینار میں شرکت کیلئے ایسی بچیوں کو دعوت دی گئی جن کی ممکنگی یا ناکاح ہو پہنچے ہیں اور آئندہ شادی متوقع ہے۔
دوپہر اڑھائی بجے مکرمہ امامتی الحجی احمد صاحب نیشنل صدر کی زیر صدارت پروگرام کی کاروائی کا آغاز قرآن کریم کی سورۃ الروم کی آیات 21 تا 23 کی تلاوت سے ہوا۔ حدیث اور ظم کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ نیگم صاحب کی شادی سے پہلے بچیوں کو زریں نصائح اردو اور جرمن میں پڑھ کر سنائی گئیں۔

سیدنا حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ کی عائلی زندگی سے متعلق خطاب فرمودہ 23 جولائی 2011ء بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ میں سے منتخب اقتباسات خاکسار نے پڑھ کر سنائے اور ان کی روشنی میں ہدایات دیں۔ نیز جماعتی کونسلگ سسٹم کو متعارف کروایا اور اس کی اہمیت و افادیت بتائی۔ نیز اس میں نمائندہ جنم کے کردار سے متعلق بتایا گیا۔

بعد ازاں تین گروپس (نوجوان بچیاں، بڑیوں کی ماںیں، بڑیوں کی ماںیں) ترتیب دیے گئے۔ اور گروپ انچار جز کی نگرانی میں الگ کروں میں ایک گھنٹہ کے دورانیہ کیلئے شادی شدہ زندگی کی شروعات اور درپیش مسائل سے متعلق تفصیل سے ڈسکشن کروائی گئی۔ ان مباحثوں میں شاملین نے بھر پور طریق سے حصہ لیا اور اپنی آراء کا ظہار کیا گیا۔
متفرق تباہیز بھی دیں۔ پروگرام کے آخری حصہ میں گروپ انچار جنے اپنی بھوئی روپوں پیش کیں۔

اس سیمینار میں نماز پڑھانے کا التزام، دعا، نوافل، صدقات، تقویٰ، قول سدید، خلافت سے والبشقی، پاکیزگی، حکمت عملی، صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنے کے علاوہ نوجوان بچیوں کو بتایا گیا کہ شادی کا پہلا سال نئے ماحول میں ایڈ جسٹ کرنے میں نہایت اہم ہوتا ہے اور بسا اوقات چھوٹے موٹے معمولی اختلافات گھروں کے ٹوٹنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس لئے ایسی صورت میں نہایت حکمت عملی، صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسائل کو حل کرنے کیلئے کوشش کی جاسکتی ہے۔ جملہ معاملات باہمی افہام و تفہیم سے طے ہونے چاہیں۔

سیمینار میں بڑیوں کی ماںوں کو توجہ دلائی گئی کہ نکاح کے بعد خصیت کا عرصہ زیادہ لمبا نہیں ہونا چاہئے، نیز میڈیا پر حد سے زیادہ chats پر رابطہ نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بڑیوں کی ماںوں کو سمجھایا جائے گا کہ آنے والی بہو کوئے ماحول میں ایڈ جسٹ کرنے میں وہ کس طرح مددے سکتی ہیں۔ نیز ایک ماں جو ساس بننے جا رہی ہے اُس نے کن فرائض کا خیال رکھنا ہے، تاکہ خوبصورت جنت نظیر معاشرہ تشکیل دیا جاسکے۔

پروگرام کے آخر میں جماعت امام اللہ کی طرف سے بچیوں اور بڑیوں کی ماں کی بہوؤں کیلئے (جو پروگرام میں شامل نہیں تھیں) سیدنا حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عائلی زندگی کے متعلق خطبہ پر مشتمل ”کتابچہ“، خدیجہ شمارہ نمبر 1-2013ء خاص نمبر سیرت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوا و السلام اور خواتین مبارکہ، کتابچہ ”باس“ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ نیگم صاحبہ دفتر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی سے پہلے اپنی بچیوں کو زریں نصائح اردو اور جرمن میں خوبصورت فریم بطور شادی کا تخدیم دیا گیا۔

۔

آخر میں مہماںوں کی خدمت میں پر ٹکلف ڈنر دیا گیا۔

اس تربیتی سیمینار کے اختتام پر بچیوں نے اس امر کا براہما ظہار کیا کہ یہ سیمینار انہائی فائدہ مند تھا اور انہوں نے بہت نئی باتیں سیکھی ہیں جو مستقبل میں ان کے کام آئیں گی اور ایسے سیمینارز کا سال میں دو مرتبہ انعقاد ہونا چاہئے۔ اسی طرح والدات کی رائے تھی کہ آن کا پروگرام بے حد مفید رہا۔ اور نہ صرف بچیوں کو بلکہ ہمیں بھی بہت فائدہ ہوا۔ الحمد للہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تھی کا وشوں کو بار آور کرے اور جن مقاصد کے تحت ان کا انعقاد کیا جا رہا ہے، ہم ان کو حاصل کرنے والی ہوں اور ہمیں دُور رسم تاجیک میں آئیں گے۔ آمین ثم آمین۔
(رپورٹنگ: نئی ٹاپ)

خطاب کیا۔ اس خطاب کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔ تہذیب و تعود کے بعد فرمایا کہ الحمد للہ! آج ہمیں اس تفریجی پروگرام کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ مکرمہ صدر صاحبہ موصوف نے آغاز میں سیدنا حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ خطابات اور خطبات میں سے عہدیدران کی ذمہ داریاں، کامل اطاعت و فرمانبرداری اور فیضان خلافت سے متعلق اقتباسات پڑھے اور سیدنا حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ جنمی کے حوالہ سے برکات خلافت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعد ازاں دفاتر لجنہ کیلئے خریدی گئی نئی عمارت بیت العائیت سے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ آخر میں سپورٹس ایونٹ کا پروگرام بتاتے ہوئے فصیحت کی کہ منصافت کے فیصلہ کو خوشی سے قبول کریں، مساواۓ اس کے کوئی ایسا مسئلہ ہو جاؤ۔ اپنے مجھے بھی بتا سکتی ہیں یا جو اصلاحی کمیٹی میں اپنا مسئلہ رکھ سکتی ہیں۔ نیز آج کے پروگرام کی خاص بات یوگا اور دفای کو رسیز ہیں۔ جو بینیش شوق رکھتی ہیں وہ ضرور شامل ہوں۔ خطاب کے اختتام پر مکرمہ صدر صاحبہ نے دعا کروا کر پروگرام کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ سپورٹس ہال کے اندر وہی حصہ میں ریفریز کی زیر گرانی لجھنے گروپ C کی پچاس میٹر کی ڈور، گروپ A ول و دوئم کی رکاوٹی دوڑ، برین بال، رسہ پھلانگ اور شانہ بازی کروائی گئیں۔

سچنے سے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے رواں نکثری جاری تھی اور سیڑیوں پر بر ایمان شاکنین مخطوط ہو رہی تھیں۔ مرکزی ہال کے دائیں جانب نیشنل سیکرٹری صاحبہ ناصرات اور ان کی ریفریز کی ٹیم نے ناصرات کے معیار سوم کی پچاس میٹر کی ڈور، اور معیار اول و دوئم کی برین بال، رکاوٹی دوڑ اور رسہ پھلانگ کی کھلیں کروائیں۔ جکڑ فن گیمز میں ناصرات کیلئے میوزیکل چیزز، کوکلہ چھپا کی اور دیگر کھلیں تھیں۔ ان کھلیوں میں لگ بھگ 150 لجدہ اور 180 بچیوں نے حصہ لیا۔ نشانہ بازی کے مقابلہ جات میں بجہ نمبرات و ناصرات اور بچوں نے بہت دلچسپی لی۔ مقررہ ہدف پر نشانہ لگانے والے انعامات کی حقدار ٹھہرے۔

مبرات کی اکثریت ہال سے باہر شالوں سے لطف اندوڑ ہو رہی تھی کیونکہ ہال کے بیرونی حصہ میں سالز لگائے گئے تھے۔ گوہ گز شنیدن وہ موسم میں گرمی کی شدت نہیں ایں اس دن علی اصح موسم انہائی خوگوار تھا، دوپہر میں ٹھنڈی اور تیز ہوا اس کے جھوکے جو کسی صورت رکنے کا نام نہ لے رہے تھے۔ بلکی پھلکی بارش کی پھوار شروع ہو گئی۔ مکہم موسیات کی اطلاع کے مطابق موسلا دھار بارش کا امکان تھا اور اس بناء پر انتظامیہ کو کافی پریشانی تھی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاوں کا عجیز تھا کہ معمولی بارش ہوئی جو جلد ہی ٹھم گئی۔ الحمد للہ

ہال کے بیرونی احاطہ میں شامیا نے لگا کر ایک فوڈ سٹریٹ بنائی گئی تھی۔ جہاں پر صبح ناشتہ کے میں (بوجن، جبم، پنیر، کافی) کے علاوہ دوپہر میں گرم بیریانی، چٹپارے دار چپل کباب، تکے، مزیار سموسے، دہی بھلے، چٹپی چاٹ، جیلیاں۔ گلب جامن، آس کریم، فالودہ، شیزاد جوس، آم، ملک ٹیک، تربوز اور پان فروخت کے جارہے تھے اور تاحد نظر خریداروں کی بھی قطاریں تھیں۔ اور کھانے پینے کے یہ تمام تر شال تھیں تھیں۔

رنگانگ ملبوسات کے سالز کی رنج دھج بھی نہیں ہے۔ یہاں بھی خواتین کا جم غیر نظر آیا اور حسب عادت دام طے کرنے کیلئے بحث و مباحثہ میں مصروف۔ مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ گے بگاہے راؤ نہ لیکر شالوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتی رہیں۔ سپورٹس ہال نمبر دو میں صحمند غذا اور ابتدائی طبی امداد سے متعلق مہارین کے یکھر، پیروں کا مساج اور یوگا کی مشقیں جاری تھیں۔ یہاں پر دن بھر میں تقریباً 100 بچہ مبرات نے تشریف لا کر استفادہ کیا۔

ہال نمبر تین میں بیڈ منٹن کے یکھر جاری تھے اور کھلاڑی جیتنے کی تگ و دو میں مصروف تھیں۔ ان میچز میں 52 مبرات شامل ہوئیں۔ یہیں پر ہماری نیشنل صدر صاحبہ نے بیڈ منٹن کا لچسپ دوستانہ پیچ کھلی کر خوب داد صول کی۔ اسی ہال کی اطراف میں شعبہ صنعت و حرفت نے ایک سینئنڈ پینڈ بارگا لگایا ہوا تھا، جہاں پر لیڈیز، پیچانے ملبوسات کے علاوہ دیگر آرائش اشیاء بھی رکھی گئی تھی۔ دام نہایت مناسب ہوئے کافی چیزیں فروخت ہوئیں۔ اسی ہال کی بالائی منزل پر ایک ماہر جسمن خاتون دفائی کورس کی تربیت دے رہی تھیں۔ انہوں نے ایک ایک گھنٹہ کے دورانیہ کے تین کورسز کروائے۔ یہاں پر ہماری نوجوان بچیاں بڑی دلچسپی لے رہی تھیں۔ دفائی کورس میں تقریباً 90 مبرات نے حصہ لیا۔

دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ میٹنگ کے ٹھنڈی ہی تھی۔ بعد ازاں مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے طے شدہ پروگرام کے مطابق الگ کرے میں صدرات کے ساتھ میٹنگ کی اور آئندہ سہ ماہی میں نیشنل سٹھ پر متوقع پروگراموں سے متعلق معلومات دیں۔ اس موقع پر صدرات کی حاضری 130 رہی۔ میانا بازار میں 11 غیر ایمانی خواتین اور 2 بچانے نے بھی شرکت کی۔ (ان میں پانچ جوں، دو فریق، چار پاکستانی خواتین اور دو بچے شامل تھے۔) دن بھر کے اس تفریجی پروگرام میں متفرق سیٹیز اور تیجز سے تشریف لائی ہوئیں میں بھیوں کارکناٹ نے ہنستے مسکراتے چڑوں سے انچارج پروگرام کی زیر گرانی رجڑیش، سیکورٹی، ڈیکوریشن، نظافت اندرون و بیرون، سشور، سپلائی، معنوں، شکایات، ترجمانی، اناونسمنٹ، ٹرانسپورٹ، بک شال، رپورٹنگ، نئی، ابتدائی طبی امداد، وائے پاپ کے